احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 12 جون 2007ء 26 جمادی الاول 1428 ہجری 12 احسان 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 130

سارے حقوق ادا کرو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا مجھے تمہارے متعلق بتایا گیا ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور تمہارا دل تھک جائے گا۔ دیکھو تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے روزہ بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو۔ عبادت بھی کرو اور آرام بھی کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل حدیث نمبر: 1085)

خداتعالیٰ کی صفت السلام کے تسلسل میں حقوق العباد اور حُسنِ معاشرت کی حسین تعلیم

قرآنی تعلیم میں ہر طبقے کی ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے

صلح اور سلامتی پھیلانے کیلئے کمزور لوگوں کی معاشی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جون 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جون 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کے تحت حقوق العباد کے حوالے سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول ایم ٹی اے پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ معاشی اور اقتصادی حالات کا معاشرے کے امن وسلامتی سے بڑا تعلق ہے۔ ہر معاشرے میں امیر اور غریب لوگ ہوتے ہیں۔ بعض مالی کشائش ہونے کے باوجود نہ دینی ضرورتوں پر خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا غریب طبقہ کم وسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنتے ہوئے اپنی طاقت سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والا ہے۔ بہرحال خوشحال لوگوں کو اپنے غریب بھائیوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ پس صلح اور سلامتی پھیلانے کیلئے بہت زیادہ ایک دوسرے کی معاشی ضروریات کا خیال ضروری ہے۔ معاشرے کی سلامتی ایک دوسرے کی خاطر ہر قسم کی قربانی سے وابستہ ہے۔ انصار مدینہ نے مہاجرین کیلئے مالی قربانی کے اعلیٰ ترین نمونے دکھائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایک مومن کا دوسرے مومن سے رشتہ قائم ہوا ہے اور یہ وہ مواخات ہے جس سے اس نبی ﷺ کی پیروی میں دنیا کی سلامتی وابستہ ہے۔ پس اپنے قریبی رشتہ داروں اور مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں اور ایتاء ذی القربیٰ کا نظارہ پیش کریں۔ دایاں ہاتھ اگر دے رہا ہے تو بائیں ہاتھ کو کچھ خبر نہ ہو۔ یہ وہ طریق ہے جس سے معاشرے میں سلامتی پھیلتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے قریبیوں کو اور اسی طرح مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو۔ ان کا حق یہ ہے کہ متمول لوگ ان کی ضروریات پر خرچ کریں کیونکہ اگر معاشرے میں ایسے طبقے کا خیال نہیں رکھتے تو یہ چیز ایسے کمزور طبقے کو جرائم پر مجبور کرے گی اور پھر ایسے لوگ معاشرے میں فساد کا موجب بنتے ہیں اور ایسے فسادوں کے عوامل میں سے بڑی وجہ ان کی معاشی بدحالی ہے۔ ایسا طبقہ پھر خدا تعالیٰ سے بھی دور ہٹتا جاتا ہے یہ دین، دین کامل ہے اس میں ہر طبقے کی ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ معاشرے کو امن اور سلامتی ملے۔ پس ایک مومن کی پاک عملی حالتیں ہی ہیں جو اسے دین کا صحیح نمونہ دکھانے والا بناتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک حکم معاشرے کے کمزور اور غریب طبقے کی معاشی حالت کو بہتر کرنا ہے اور اس کیلئے دین نے زکوٰۃ، صدقہ اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے کا حکم دیا ہے۔ غریبوں، مسکینوں اور کمزور طبقے کا خیال رکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ طبقہ ہی ہے جو ملکی معیشت کی بہتری کیلئے خدمت کر رہا ہے اس لئے اس غریب طبقے کو اس کا حق ادا کرنے کا حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سچے لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے اپنے غریب بھائیوں کی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں، مسکینوں کو فقر وفاقہ سے بچاتے ہیں اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں، تو یہ ہے ایک مومن کا نمونہ جو معاشرے میں نظر آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایک انتہائی اہم معاشی مسئلے کی طرف توجہ دلائی جو ہمیشہ سے معاشرے میں فساد کی جڑ رہا ہے اور وہ سود ہے۔ سود کی خدا تعالیٰ نے بڑی شدت سے ممانعت کی ہے کیونکہ یہ غریب کو ہمیشہ کیلئے غربت کی دلدل میں پھنساتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سودی کاروبار میں ملوث لوگوں کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔ پھر اس سود کی وجہ سے معاشرے کا امن برباد ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں مہنگائی اس قدر ہے کہ ایک سفید پوش آدمی کو اپنی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنا مشکل ہو رہا ہے اس وجہ سے امیر اور غریب کے فاصلے بڑھ رہے ہیں اس لئے غیر ممالک کے متمول احمدی اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کریں اور جہاں پاکستان کے احمدی اپنے ملک کیلئے دعا کریں وہاں ہمارا بھی فرض ہے جو غیر ممالک میں آکر آباد ہو گئے ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کیلئے دعا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں میں جو اخلاقی گراوٹ اور بدحالی بڑھ گئی ہے جس کے نتیجے میں فساد خشکی پر بھی اور تری پر بھی غالب آ گیا۔ پس یہ فساد جو اس زمانے میں ہمیں پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ ان بدیوں کی وجہ سے ہے جس میں آج کا معاشرہ ملوث ہے یہ ان احکامات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مرچکی ہے۔ اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا ابتلا ہے خداشناسی کا نام ونشان مٹا ہوا نظر آتا ہے اس لئے اس وقت ضرورت ہے آسمانی پانی کی اور نور آسمانی کی جو مستعد دلوں کو روشنی بخشے پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نور سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی۔ اس نور کو اپنے قول وعمل سے پھیلانے کی کوشش کریں تاکہ دنیا کو بھی اس فساد سے محفوظ کر سکیں، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

محررین درجہ دوم کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔

تعلیمی قابلیت: ایف اے، ایف ایس سی۔ بی اے، بی ایس سی (کم از کم 45% نمبر) کمپیوٹر جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواست دینے کے لئے عمر کی حد 18 تا 25 سال ہے۔

مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والے امیدوار اپنی درخواستیں، تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 31 جولائی 2007ء تک دفتر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

نصاب درج ذیل ہے:

(i) قرآن مجید ناظرہ مکمل، پہلا پارہ با ترجمہ، چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز باترجمہ مکمل۔

(ii) کشتی نوح، برکات الدعا، عام دینی معلومات، درثمین (نظم شان اسلام)، مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ۔

(iii) انگریزی، حساب (بمقام معیار میٹرک)، عام معلومات۔

نوٹ:۔ (i) امیدوار کا خوشخط ہونا ضروری ہوگا۔

(ii) ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔ کامیاب ہونے کیلئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوں گے۔

(ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ)

(فون 047-6213470)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفت قدوس کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی تاثیرات کا ایمان افروز بیان

روح القدس کی تائیدات کا فیض آج بھی جاری ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو قوت قدسیہ عطا فرمائی تھی، اس سے صحابہؓ کی پاکیزگی کے معیار اس قدر بڑھ گئے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27/اپریل 2007ء (27/شہادت 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النحل کی آیت 104 کی تلاوت کی اور فرمایا

اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی طرح صفت قُدُّوْس سے بھی سب سے زیادہ فیض پانے، اُس کو اپنے اوپر لاگو کرنے اور اس کے لئے دعا کرنے والی اس دنیا میں کوئی ہستی تھی تو وہ آنحضرت ﷺ تھے۔ آپؐ ہی وہ کامل انسان اور کامل نبی تھے جس نے اللہ تعالیٰ کا رنگ مکمل طور پر اپنے اوپر چڑھایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی سب سے زیادہ آپؐ کو ہی اپنی صفات سے متصف فرمایا اور پھر.......... کو بھی مختلف رنگ میں آپؐ نے تلقین و نصیحت فرمائی کہ اُس پاک ذات سے تعلق جوڑنے کے لئے، اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے تمہیں بھی اپنے اندر سے تمام کجیوں کو دور کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا، تبھی تمہارا تعلق مجھ سے اور میرے خدا سے ہو سکتا ہے۔

اس ضمن میں آج مَیں متفرق احادیث پیش کروں گا جن میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے پہلو بھی ہیں دعائیں بھی ہیں اور مومنوں کو نصیحتیں بھی ہیں۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود...... آپ ﷺ کے اس فیض کو جس طرح آپ نے سمجھا، اس مقام کو جس طرح آپ نے سمجھا اور ہمیں بتایا، اس پہلو سے بھی آپ کے حوالے پیش کروں گا۔

آنحضرت ﷺ کی ایک دعا ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ (۔) (سنن النسائی کتاب التطبیق باب نوع آخر منه حدیث نمبر 1048) پاک، مبارک اور مطہر فرشتوں اور روح کا خالق اور پالنے والا ہے۔

ایک روایت یہ ہے کہ یہ وہ تسبیح ہے جو ملائکہ کرتے ہیں، فرشتے کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت سعید بن عبدالرحمٰن اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر میں یہ سورتیں پڑھا کرتے تھے، سورۃ الاعلیٰ پہلی رکعت میں، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد آپؐ تین بار یہ الفاظ دوہراتے اور اپنی آواز بلند کرتے تھے کہ (۔) پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے، قدوس ہے۔

(سنن النسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار باب التسبیح بعد الفراغ من الوتر۔ حدیث نمبر 1751)

ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی صبح بھی ایسی نہیں جس میں بندے صبح کریں کہ اس میں ایک منادی کرنے والا ان الفاظ میں منادی کرتا ہے (۔) یعنی پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور قدوس ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ وتعوذہ دبر کل صلاۃ حدیث نمبر 3569)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت یُسَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مہاجرات میں سے تھیں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''تم لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو''۔ یعنی تسبیح کرو۔ تہلیل ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرنا، اس کے علاوہ کسی کو معبود نہ ماننا، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا اور تقدیس یعنی اللہ تعالیٰ کو پاک اور بے عیب قرار دینا اور یہ عہد کرنا کہ ہم اپنے نفسوں کو تیری خاطر پاک رکھیں گے اور یہی ایک مومن کی شان بھی ہونی چاہئے ورنہ دعوے تو ہم کر رہے ہوں گے کہ ہم قدوس خدا کے ماننے والے ہیں اور اس رسول کے پیروکار ہیں جس کی قوت قدسی تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے اور رہتی دنیا تک اس کے جلوے قائم رہنے ہیں لیکن اگر اپنے آپ کو پاک نہیں کر رہے تو یہ تقدیس نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ''لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو، اس لئے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا، اور وہ بولیں گی اور غافل نہ ہو ورنہ تم رحمت کو بھول جاؤ گی''۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل التسبیح والتہلیل والتقدیس حدیث نمبر 3583)

پھر ایک روایت میں آتا ہے آپؐ نے ایک دعا سکھائی، حضرت فضالہؓ بن عُبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایک دم سکھایا اور حکم دیا کہ اگر کوئی میرے پاس دم لینے کے لئے آئے تو یہ دم کروں۔ تو وہ دُعا یہ تھی کہ ہمارا ربّ وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اے ربّ)، تیرا نام پاک اور مبارک ہے، آسمان اور زمین میں تیری حکومت ہے، اے اللہ! جس طرح تیری حکومت آسمان میں ہے، اسی طرح تو ہم پر زمین میں اپنی رحمت نازل کر۔ اے اللہ! جو پاک لوگوں کا ربّ ہے ہمارے گناہ اور خطائیں بخش دے اور اپنی رحمت میں سے ایک رحمت نازل کر اور اپنی شفا میں سے ایک شفا نازل کر۔ اور پھر آپؐ نے یہ فرمایا کہ یہ کلمات تین مرتبہ دوہراؤ اور معوذتین بھی تین مرتبہ پڑھو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 مسند فضالة بن عبيد الانصاری حديث نمبر 24457 صفحه نمبر 934 جديد ايڈيشن مطبوعه بیروت 1998ء)

...........ایک روایت میں آتا ہے، یہ شَرْحُ السُّنَّۃ میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو مدینہ میں انصار کی آبادی اور کھجوروں کے باغات کے درمیان ایک جاگیر عطا فرمائی۔ اس پر بنو عبد بن زھرۃ نے کہا (یا رسول اللہ!) ہم سے ابن اُمّ عبد (اُمّ عبد کے بیٹے یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) کو دُور کیجئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پھر مجھے اللہ نے مبعوث ہی کیوں فرمایا ہے؟ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی اُمّت کو درجہ تقدیس عطا نہیں فرماتا جس میں اس کے ضعفاء کے لئے ان کے حق کو نہیں لیا جاتا۔

(مشکوٰۃ کتاب البیوع باب احیاء الموات الشرب الفصل الثانی حدیث نمبر 3004)

پس قدوسیت کا فیض اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرنا، اُسی وقت فائدہ مند ہے جب ہر بڑا، ہر صاحب حیثیت، ہر مالک، ہر بااختیار، ہر عہدیدار، ہر نگران اپنے سے کم درجہ کے لوگوں اور اپنے سے کمزوروں اور ضرورت مندوں کے حقوق کو حق کے ساتھ اور انصاف کے تقاضوں کے ساتھ ادا کرتا ہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں زادِ راہ اور راشن کی بہت قلت ہوگئی۔ صحابہ کرامؓ پریشان ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کے لئے اپنی سواری کے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ ان صحابہ کو حضرت عمرؓ ملے تو انہوں نے آپ کو ساری بات بتائی، حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹوں کے بعد سواری کے لئے کیا رہے گا۔ حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے، عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ان کے پاس اونٹوں کے بعد سواری کے لئے کیا رہے گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ وہ اپنی بچی کھچی اشیاء لے کر آئیں، جو کھانے پینے کی چیزیں تھیں وہ لے کر آجائیں۔ پھر آپؐ نے دعا کی اور اس میں برکت ڈالی۔ پھر آپؐ نے صحابہ کو اپنے برتن وغیرہ لانے کا ارشاد فرمایا۔ تمام صحابہ نے اپنے برتن بھر لئے۔ پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب حمل الزاد فی الغزو حدیث نمبر 2982)

پس یہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور قبولیت دعا تھی جس نے فاقے کی فکرانگیز صورتحال کو کشائش میں بدل دیا۔

آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت قدسیہ عطا فرمائی تھی اس سے آپؐ نے صحابہ کی سوچوں کو، ان کی حالتوں کو اس قدر پاک کر دیا تھا کہ کوئی بھی حکم جو اترتا تھا اور جس کا آپ اعلان فرماتے تھے، صحابہ بغیر کسی چون و چرا کے اس کی تعمیل کیا کرتے تھے۔ کان میں آواز پڑتے ہی اس پر عملدرآمد شروع ہو جاتا تھا۔ یہ تحقیق بعد میں ہوتی تھی کہ حکم کس کے لئے ہے اور کیوں ہے۔ صحابہ کی پاکیزگی کے معیار اس قدر بڑھ گئے تھے کہ جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس دن حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو مَیں اس دن ابوطلحہ کے گھر ایک گروہ کو شراب پلانے میں مصروف تھا۔ اُن دنوں عربوں میں فضیخ نامی شراب استعمال ہوتی تھی۔ یہ ایک خاص شراب تھی جو کچی اور خشک (دونوں قسم کی) کھجور سے تیار ہوتی تھی۔ ایک منادی کی آواز سنائی دی۔ ابوطلحہ نے کہا گھر سے باہر نکل کے دیکھو۔ مَیں گھر سے نکلا تو ایک اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرتے ہوئے پایا: سنو شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ اس وقت ابوطلحہ نے مجھے کہا کہ تم نکلو اور شراب کو بہا دو۔ چنانچہ مَیں نے شراب بہا دی۔ اسی طرح ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے کہا اے انس! ان مٹکوں کو انڈیل دو یا توڑ دو۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی کے اعلان کے بعد صحابہ نے دوبارہ شراب نہ پی اور نہ اس کے بارے میں کسی نے کسی سے پوچھا۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب تحریم الخمر حدیث نمبر 5025)

یہ تھا آنحضرت ﷺ کے صحابہ پر آپ کی قوت قدسی کا اثر۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ تحقیق کر لو کہ ایک دم یہ حکم کس طرح آ گیا، ابھی تک تو ہم شراب پی رہے تھے۔ پاک دلوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں کا فوری ردّعمل تھا کہ پہلے تعمیل کرو۔ صحابہ ماشاء اللہ فراست رکھتے تھے، جانتے تھے کہ ہمارے دل و دماغ کو پاک کرنے والا حکم یقیناً اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف سے ہی ہوگا۔ باوجودیکہ استعمال کیا کرتے تھے لیکن شراب کے نقصانات سے بھی واقف تھے۔ اپنے کئی ساتھیوں کو نشے کی حالت میں بعض معیار سے گری ہوئی حرکتیں کرتے دیکھتے تھے۔ پھر بعض لڑائی میں ملوث ہو جاتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کے دلوں کو پاک کرنے اور صحابہ کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی حاصل کرنے کی ایک اور اعلیٰ مثال۔ عبداللہ بن اُبیّ بن سلول نے جب آنحضور ﷺ کے خلاف زبان درازی کی تو آنحضور ﷺ خاموش رہے، مگر لوگوں کی باتوں کے باعث عبداللہ رضی اللہ عنہ، جو عبداللہ بن اُبیّ بن سلول جو مدینہ میں رئیس المنافقین تھا کے بیٹے تھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ عبداللہ بن اُبیّ کی باتوں کے باعث اس کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں، یا رسول اللہ! اگر حضور نے لازماً ایسا کرنا ہی ہے تو حضور مجھے اس کے قتل کا حکم دیں، مَیں خود اس کا سر حضور کی خدمت میں لے آؤں گا۔ اللہ کی قسم! مَیں خزرج کو جانتا ہوں ان میں سے کوئی بھی میرے جتنا اپنے والد کا فرمانبردار نہیں ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو میرے والد کو قتل کرنے کا حکم نہ دے دیں اور آپ مجھے عبداللہ بن اُبیّ کے قاتل کو لوگوں میں پھرتے ہوئے دیکھنے والا نہ چھوڑ دیں کہ پھر مَیں انتقام کے جذبے کے تحت ایک کافر کے بدلے میں ایک مومن کو قتل کر دوں اور دوزخ میں جا گروں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر رسول ﷺ نے فرمایا کہ معاملہ یوں نہیں ہے بلکہ ہم اس سے رِفق کا معاملہ کریں گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ رہے گا، ہم اس سے حسن صحبت کا معاملہ کریں گے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام طلب بن عبداللہ بن ابی ان یتولی قتل ابیہ صفحہ 672 مطبوعہ بیروت 2001ء)

تو یہ تھا آپ کی قوت قدسی کا اثر کہ خوف یہ تھا کہ باپ کے خونی رشتہ کی وجہ سے مَیں دوبارہ ان ناپاکوں میں شامل نہ ہو جاؤں اس لئے ہر اس امکان کو ختم کرنے کے لئے جو مجھے جہنم کی طرف لے جا سکتا ہے، جو مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور لے جا سکتا ہے، مَیں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر اپنے باپ کو قتل کر دوں۔ لیکن آنحضرت ﷺ جو حسن و احسان کے پیکر تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں مَیں تو معاف کر چکا ہوں اور معاف کرتا رہوں گا۔ ان گندے کیڑوں کے ساتھ میرا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ آپؐ کی قوت قدسی نے تو آپ کے ماننے والوں کی بھی سوچوں کو تبدیل کر دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ آتا ہے جب انہوں نے ایک لڑائی میں اپنے مخالف کو گرا لیا اور اس نے منہ پہ تھوکا تو آپؓ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے پوچھنے پر فرمایا کہ مَیں تو تمہارے ساتھ خدا کے لئے لڑ رہا تھا لیکن کیونکہ اب میری ذات Involve ہوگئی ہے، میرا نفس Involve ہوگیا ہے، یہ ذاتیات بیچ میں آگئی ہے اس لئے مَیں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ تو یہ تھی پاک تبدیلیاں جو آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ میں پیدا کیں۔

آنحضرت ﷺ کے وقت میں عرب کی جو حالت تھی اور جس قسم کے گند میں وہ مبتلا تھے اور جس طرح آنحضور ﷺ نے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا کی اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’............وہ دین بزرگ اور سیدھا ہے جو عجائب نشانوں سے بھرا ہوا ہے اور ہمارا نبی وہ نبی کریمؐ ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے۔ اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا۔ اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اپنے تاراج سے اس کو غارت کر دیا‘‘۔ یعنی جھوٹ پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا ’’اور اپنی سچائی میں اجلٰی بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔

اس نے اس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی امید نہیں رکھتے تھے‘‘۔ اُن لوگوں کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے جن کو کبھی خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنیں گے۔ ’’اور مُردوں کی طرح تھے جن میں ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی روح نہ تھی اور نومیدی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اور اس سے پہلے وہ شرک کرتے تھے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ اور خدائے واحد اور قیامت پر ان کو ایمان نہ تھا۔ اور وہ بتوں پر گرے ہوئے تھے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب کرتے تھے‘‘ یعنی جو کام بھی تھا بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں، ہر کام کے لئے بُت بنائے ہوئے تھے۔ ’’یہاں تک کہ مینہ کا برسانا اور پھلوں کا نکالنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے متعلق تھا، تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب کر رکھے تھے اور ہر ایک ان میں سے اعتقاد رکھتا تھا کہ اس کا ایک بڑا بھاری مددگار بت ہی ہے جس کی وہ پوجا کرتا اور وہی بت مصیبتوں کے وقت اس کی مدد کرتا ہے اور عملوں کے وقت اس کو جزا دیتا ہے اور ہر ایک ان میں سے انہی پتھروں کی طرف دوڑتا تھا ان ہی کے آگے فریاد کرتا تھا‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’............اور ان کے دل میں یہ ذہن نشین تھا کہ ان کے بت تمام مرادیں ان کی دے سکتے ہیں اور وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان تکالیف سے کہ کسی کو مراد دیوے اور کسی کو پکڑے پاک اور منزہ ہے اور اس نے یہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم اَرواح اور اجسام کے متعلق ہیں‘‘ ایسی تمام باتیں جو روح یا جسم کے متعلق ہیں، یہ انسان سے متعلق ہیں یا کسی بھی مخلوق سے متعلق ہیں۔ ’’اُن کے بتوں کو دے رکھی ہیں‘‘۔ اور خود ایک طرف ہو کے بیٹھ گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ’’اور عزت بخشی کے ساتھ الوہیت کی چادر ان کو پہنا دی ہے‘‘ یعنی بتوں کو ہی تمام طاقتیں دی ہیں ’’اور خدا عرش پر آرام کر رہا ہے اور ان بکھیڑوں سے الگ ہے اور ان کے بت ان کی شفاعت کرتے اور دردوں سے نجات دیتے ہیں‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ ’’بدکاریاں کرتے تھے اور ان کے ساتھ فخر کرتے تھے اور زنا کرتے اور چوری کرتے اور یتیموں کا ناحق مال کھاتے اور ظلم کرتے اور خون کرتے اور لوگوں کو لوٹتے اور بچوں کو قتل کرتے اور ذرا نہ ڈرتے۔ اور کوئی گناہ نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ اور کوئی جھوٹا معبود نہ تھا جس کی پوجا نہ کی۔ انسانیت کے ادبوں کو ضائع کیا اور انسانی خُلقوں سے دور جا پڑے اور وحشی جانوروں کی طرح ہو گئے‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’............. بدکاریوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں حد سے گزر گئے اور جنگلی حیوانوں کی طرح جو کچھ چاہا کیا اور ہمیشہ ان کے شاعر دریدہ دہنی سے عورتوں کی بے عزتی کرتے اور ان کے امراء کا شغل قمار بازی اور شراب اور بدی تھی‘‘۔ جوا اور شراب کی برائیوں میں پوری طرح ملوث تھے ’’اور جب بخل کرتے تھے تو بھائیوں اور یتیموں اور غریبوں کا حق تلف کر دیتے تھے اور جب مالوں کو خرچ کرتے تھے تو عیاشی اور فضول خرچی اور زنا کاری اور نفسانی ہوا اور ہوس کے پوری کرنے میں خرچ کرتے اور نفس پرستی کو انتہا تک پہنچاتے تھے‘‘۔ غریبوں پر خرچ کرنا ان کے لئے دوبھر تھا لیکن اپنی عیاشیوں پر، فضولیات پر خرچ کرتے تھے۔ تو یہ اس وقت کے عرب کی حالت تھی۔ آج بھی جو دنیا دار ہیں ان سے اگر اللہ کے راستے میں مانگو تو لیت و لعل سے کام لیتے ہیں لیکن اپنی فضولیات اور دنیاوی چیزوں کے لئے جتنا مرضی چاہیں خرچ کر لیں۔

پھر فرماتے ہیں: ’’وہ لوگ اپنی اولاد کو درویشی اور تنگدستی کے خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے اور بیٹیوں کو اس عار سے قتل کرتے تھے کہ تا شرکاء میں سے ان کا کوئی داماد نہ ہو۔ اور اسی طرح انہوں نے اپنے اندر اخلاق ردّیہ اور رزیل خصلتیں جمع کر رکھی تھیں‘‘۔

پھر فرماتے ہیں: ’’............اور عورتیں زانیہ آشناؤں سے تعلق رکھنے والیں اور مرد زانی پیدا ہو گئے تھے اور جو لوگ ان کی راہ کے مخالف ہوتے تھے، وہ نصیحت کے دینے کے وقت اپنی عزت اور جان اور گھر کی نسبت خوف کرتے تھے‘‘۔ یعنی اگر ان میں کوئی شریف آدمی تھا تو وہ اپنی عزت بچانے کے خوف کی وجہ سے، اپنے گھر کو برباد ہونے سے بچانے کی وجہ سے ان کے سامنے بولتا نہیں تھا۔ ’’غرض عرب کے لوگ ایک ایسی قوم تھی جن کو کبھی واعظوں کے وعظ سننے کا اتفاق نہ ہوا اور نہیں جانتے تھے کہ پرہیزگاری اور پرہیزگاروں کی خصلتیں کیا چیز ہیں اور ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کلام میں صادق اور فیصلہ مقدمات میں متصف ہو‘‘۔ یعنی کوئی سچی بات نہیں کرتے تھے، فیصلہ کرتے تھے تو انصاف نہیں ہوتا تھا، ناانصافی سے فیصلے ہوتے تھے۔ کوئی اچھی خصلت، اچھی خوبی ان میں نہیں تھی۔

’’پس اسی زمانے میں جبکہ وہ لوگ ان حالات اور ان فسادوں میں مبتلا تھے اور ان کا تمام قول اور فعل فساد سے بھرا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے مکّہ میں سے اُن کے لئے رسول پیدا کیا اور وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت اور نبوت کیا چیز ہے اور اس حقیقت کی کچھ بھی خبر نہ تھی۔ پس انکار اور نافرمانی کی‘‘۔ وہ جانتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے انکار اور نافرمانی کی ’’اور اپنے کفر اور فسق پر اصرار کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہر ایک جفا کی برداشت کی‘‘۔ ہر زیادتی جو آنحضرت ﷺ پر کی، آپؐ نے اس کو برداشت کیا ’’اور ایذاء پر صبر کیا اور بدی کو نیکی کے ساتھ اور بغض کو محبت کے ساتھ ٹال دیا اور غمخواروں اور محبّوں کی طرح ان کے پاس آیا اور ایک مدت تک آنحضرت ﷺ اکیلے ......انسان کی طرح مکہ کی گلیوں میں پھرتے رہے اور قوت نبوت سے ہر ایک عذاب کا مقابلہ کیا‘‘۔ تو یہ تھا اس وقت عرب قوم کا حال جس میں آپؐ مبعوث ہوئے، لیکن وہ خدا جس نے روح القدس کے ساتھ آپؐ کو بھیجا تھا اور آپؐ کے ذریعہ دنیا میں ایک انقلاب لانا تھا اس نے ان لوگوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ (نجم الھدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 20 تا 28)

آنحضرت ﷺ کے بارے میں پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ پھر ایسا وقت آیا کہ ’’آواز دینے والے بابرکت کی طرف دل کھنچے گئے‘‘۔ یعنی پھر آنحضرت ﷺ کی طرف دل کھنچے جانے لگے ’’اور ہر ایک رشید اپنے قتل گاہ کی طرف صدق اور وفا سے نکل آیا اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جانفشانی کی نذروں کو پورا کیا‘‘۔ اسلام کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں، اپنا مال قربان کر دیا، اپنا سب کچھ قربان کر دیا ’’اور اس کے لئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے۔ اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دے دی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں اور زمانہ کفر میں وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے۔ سو اسلام کے قبول کرنے نے ان کو منور کر دیا اور ان کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور ان کی شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا اور ان کی شراب شب انگاہی کو رات کی نماز اور رات کے تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا‘‘۔ یعنی جو راتوں کی شراب تھی، پیتے تھے، نشے میں مست ہوتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے اس کو عبادتوں میں بدل دیا۔ جو ان کی صبح کی شراب تھی۔ سوتے تھے تو شراب پی کر سوتے تھے، صبح اٹھتے تو پہلے کام شراب تھا جس طرح عام طور پر نشہ کرنے والے کرتے ہیں۔ ’’اور ان کی بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور استغفار کے ساتھ مبدل کر دیا اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا‘‘۔

فرماتے ہیں: ’’پس خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی، پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انسانی آداب اور حواس ان کو عطا کئے جائیں۔ اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق کاملہ کے درجہ تک ان کو پہنچایا جائے۔ اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے ان کو اٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبے تک پہنچایا جائے اور یہ کہ قرب اور رضا اور معیت اور فنا اور محویت کے مقام ان کو عطا ہوں‘‘۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش ہو، اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش ہو، اس کا ساتھ دینے کی کوشش ہو اور اس کی تلاش میں اور اس کی رضا جوئی کے لئے اپنے آپ کو فنا کرنے والے ہوں، ایسا ان کو مقام عطا ہوا۔ ’’یعنی وہ مقام

جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہے گا''۔

(نجم الھدیٰ روحانی خزائن جلد 14صفحہ 28تا 35جدید ایڈیشن)

پھر آپ آنحضرت ﷺ کے اس مقام اور قوت قدسیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''نبی کریم ﷺ کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپ کو عطا کی گئی تھیں جو ایسا پاک اور جاں نثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں۔ میرا مذہب یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ .... کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپؐ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپ نے کھینچا ان کو پاک صاف کر دیا اور اس کے ساتھ آپ کی تعلیم ایسی سادہ اور صاف تھی کہ اس میں کسی قسم کے گورکھ دھندے اور معمے تثلیث کی طرح نہیں ہیں''۔ لکھتے ہیں کہ ''چنانچہ نپولین کی بابت لکھا ہے کہ وہ مسلمان تھا اور کہا کرتا تھا کہ اسلام بہت ہی سیدھا سادہ مذہب ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 60 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ (۔)(الاحزاب:57) اُن قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن کریم میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ عَلَیْھِمُ السَّلام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا''۔ یعنی ان نبیوں کی سچائی ہم پہ مشتبہ ہوتی واضح نہ ہوتی، شک میں رہتے۔ ''کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں۔ کیونکہ اب ان کا نام ونشان نہیں ہے بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں''۔ یعنی صرف باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں یہ سمجھتے ہیں، واضح ہو گیا ہے۔ عملاً دیکھ لیا ہے۔ ''کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔'' کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات ہے، اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور سناتا ہے وہ کیا چیز ہے'' اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدانما ہے۔ کسی نے شعر یہ بہت ہی اچھا کہا ہے۔

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روحِ قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج''۔ روح کے لئے اس کی اسی طرح اہمیت ہے، وہ سورج کی روشنی دیتا ہے جس طرح جسم کی پرورش کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورج کو بنایا ہوا ہے۔ ''وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا، نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصے کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے، کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو''۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301-303)

پس آج ہمیں آنحضرت ﷺ نے جہاں پرانے انبیاء کے مقام سے بھی روشن کروایا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے اور ہمیشہ زندہ رہنے والی تعلیم اور شریعت آپ ﷺ کی ہی ہے جن کی قوت قدسی کا فیضان آج بھی جاری ہے اور آپؐ کے عاشق صادق نے آج اسی قوت قدسی سے حصہ پا کر ہمیں وہ راستے دکھائے ہیں جن پر چل کر ہمیں خدائے واحد و یگانہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے مقام اور قرآن کریم کے مقام کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''خاتم النبیّین کا لفظ جو آنحضرت ﷺ پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں''۔ وہ ایسی کتاب ہے جس کے اندر ساری دنیا کے کمالات موجود ہیں، تمام دنیا کا علم اس میں موجود ہے اور یہی اس کی خاتم ہونے کی نشانی ہے'' اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے، اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا، اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبے پر واقع ہوا ہے، جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کے جو معجزات ہیں وہ قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ اس کے بعد اب اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ دکھانے والی یا ان کے بارے میں بتانے والی کتاب نہیں ہے۔ اور نہ علم سے پُر۔ پھر فرماتے ہیں: ''آپ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 26جدید ایڈیشن)

.... ہر احمدی بلکہ مَیں کہوں گا کہ بعض غیروں نے بھی ایک بار پھر، چند سال پہلے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں کو پاک کرتے ہوئے .... قدرت ثانیہ کی برکت سے حصہ دینے کے لئے مومنین کے دلوں کو صرف اور صرف ایک دعا اور پاک خواہش سے بھر دیا کہ اے خدا ہمیں اکیلا نہ چھوڑنا اور خلافت کے نظام کو ہم میں ہمیشہ جاری رکھنا۔ ہر مومن نے اپنے دل کی عجیب کیفیت دیکھی۔ وہ کیا تھی، وہ کیفیت یقیناً خدائے قدوس اور اس کے رسول ﷺ کی قوت قدسی کا اس زمانے میں اظہار تھا جس نے ان دنوں میں ہر دل کو پاک صاف کیا ہوا تھا۔ بعض کو اس قدوس خدا نے رؤیا سے نواز کر دلوں کو تسلی اور دلوں کو پاک کرنے کے سامان بھی کئے۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ خلیفۂ وقت کے لئے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے محبت بھر دی اور خلیفۂ وقت کے دل میں بھی ہمیشہ کی طرح لوگوں کے لئے محبت بھر دی۔ ایک شخص جو جماعت کی

اکثریت کیا بلکہ بہت تھوڑی تعداد کو جاننے والا تھا اس کے لئے جماعت کے ہر فرد کو عزیز ترین بنا دیا۔ وہ محبت کے جذبات ابھرے جو سوچے بھی نہیں جاسکتے تھے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہمیشہ رہے ہیں اور رہیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس اس زندہ نبی آنحضرت ﷺ کے فیض ہی ہیں جو ہر آن، ہر لمحہ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتے ہیں۔ یہ نظارے جماعت انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ دیکھتی رہے گی۔ لیکن اس سے فیض پانے کے لئے ہمیں ہمیشہ اپنے دلوں کو اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق پاک صاف رکھنا ہوگا تا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدوسیت سے فیض پاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا۔

مَیں ایک دعا کا اعلان کرنا چاہتا تھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور امیر مقامی قادیان ہیں وہ گزشتہ دو دنوں سے بڑے شدید علیل ہیں، انتہائی تشویشناک حالت ہے اور دل کا ان کو بڑا شدید دورہ ہوا ہے۔ ان کی حالت پر ڈاکٹرز ابھی تک فکر مند ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے، صحت سے نوازے، بڑی قربانی کرنے والے وجود ہیں۔

☆......☆......☆......☆

رفقائے حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن

عطاء الرقیب صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ مجھے بہشت اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تا کہ حشر کے میدان میں بھی قرآن شریف پڑھوں اور پڑھاؤں اور سنوں"۔ (تذکرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 175)

پھر فرمایا:۔

"مجھے قرآن سے محبت ہے اور بہت محبت ہے۔ قرآن مجید میری غذا ہے۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں، قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ میں طاقت آجاتی ہے"۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 598)

ایک اور جگہ فرمایا:۔

"قرآن شریف کے ساتھ مجھ کو اس قدر محبت ہے کہ بعض اوقات تو حروف کے گول دوائر مجھے زلف محبوب نظر آتے ہیں اور میرے منہ سے قرآن کا ایک دریا رواں ہوتا ہے اور میرے سینہ میں قرآن کا ایک باغ لگا ہوا ہے۔ بعض وقت تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ کس طرح اس کے معارف بیان کروں"۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 596)

ایک دفعہ بیت اقصیٰ میں درس دیتے ہوئے اچانک آپ کو شدید ضعف ہو گیا۔ آپ بیٹھ گئے۔ پھر لیٹ گئے، ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ چلنے کی قوت نہ رہی۔ آپ کو چارپائی پر اٹھا کر گھر لائے مگر راستہ میں جب بیت مبارک کے پاس پہنچے تو فرمایا۔ مجھے گھر نہ لے جاؤ بیت میں لے جاؤ۔ بمشکل تمام بیت کی چھت پر پہنچ کر نماز پڑھی اور باوجود اس تکلیف کے نماز مغرب کے بعد ایک رکوع کا درس دیا۔ پھر چارپائی پر اٹھا کر گھر تک لائے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 598)

حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری

آپ فرماتے ہیں:۔

"میں جوانی میں پورا قرآن تین روز میں ختم کر لیتا تھا اس کے بعد سات روز میں ختم کرنا شروع کیا۔ پھر دس روز میں، پھر پندرہ روز میں، پھر ایک ماہ میں، یعنی ایک پارہ ایک روز۔ اب بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ پڑھا نہیں جاسکتا صرف آدھا پارہ روزانہ تلاوت کر لیتا ہوں" (حیات بقاپوری حصہ اول صفحہ 118)

آپ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں کہ:۔

"مولوی صاحب آدھی رات کو اٹھ کھڑے ہوتے اور کئی کئی گھنٹے نوافل میں مشغول رہتے اور اللہ کے حضور روتے اور گڑگڑاتے رہتے کہ ایسی حالت میں ان کے پاس آرام سے سونا مشکل ہو جاتا اور کئی بار لڑکپن کے باعث جب کہ نیند بہت بھلی ہوتی ہے۔ مجھے غصہ بھی آتا کہ نہ خود سوتے ہیں اور نہ سونے دیتے ہیں اور بعض اوقات طبیعت میں ندامت پیدا ہوتی تو میں خود بھی اٹھ کر دو چار نوافل ادا کر لیتی۔ لیکن مولوی صاحب نہ تو تھکنا جانتے تھے اور نہ ہی تھکتے تھے۔ نوافل سے فارغ ہو کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے تو ساتھ روتے بھی جاتے حتی کہ صبح کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ جب کبھی عرض کرتی کہ آپ کے نزدیک تو آرام سے سونا بھی مشکل ہے تو فرماتے اگر اطمینان سے سونا چاہتی ہو تو چارپائی دوسرے کمرے میں لے جاؤ اور آرام سے سو جاؤ۔ میں نے تو حضرت اقدس کے طفیل یہ انعامات حاصل کئے ہیں اور مجھے ان کی محبت اور دعاؤں کے طفیل یہ توفیق ملتی ہے اس لئے میں عبادت اور تلاوت کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں"۔ (حیات بقاپوری حصہ اول صفحہ 354)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

سید اعجاز احمد شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میرا یہ معمول ہو گیا تھا کہ عاجز مغرب کی نداء سے کچھ قبل حضرت مولوی صاحب کے ہمراہ بیت مبارک جاتا اور نماز مغرب ادا کرتا۔ ایک دن راستہ میں حضرت مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ تم کو چاروں قل (سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس) زبانی یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا تین یاد ہیں سورۃ فلق یاد نہیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے گیسٹ ہاؤس سے لے کر مولانا سید سرور شاہ صاحب کے مکان تک میرے لئے متعدد بار یہ سورۃ دہرائی اور دوسرے روز مجھ سے زبانی سن کر بے حد مسرور ہوئے اور حوصلہ افزائی کے طور پر فرمایا "تمہارا ذہن بچپن کے باعث حفظ کرنے میں ہم بوڑھوں کی نسبت اچھا ہے اس لئے جتنا قرآن زبانی یاد کر سکو، اسی عمر میں کر لو"۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کی اس ہدایت اور شوق دلانے کا ہی نتیجہ ہے کہ میں نے بعد میں لمبی لمبی سورتیں یاد کیں۔ آپ کی اس پاکیزہ تربیت کا اب تک میرے دل پر اثر ہے"۔ (سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب صفحہ 306)

حضرت حافظ روشن علی صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آپ کی نسبت فرماتے ہیں:۔

"حافظ صاحب میں یہ بڑا کمال تھا کہ انہیں جب بھی کوئی مضمون بتا دیا جاتا تھا وہ اس مضمون کی آیتیں فوراً قرآن کریم سے نکال دیا کرتے تھے۔ اور اگر پہلی دفعہ صحیح نہ بتا سکتے تو دوسری دفعہ ضرور صحیح آیت بتا دیتے تھے۔ مگر ان کی وفات کے بعد مجھے ایسا اب تک کوئی آدمی نہیں ملا۔ ان کی زندگی میں مجھے مضمون تیار کرنے کے متعلق کبھی گھبراہٹ نہیں ہوا کرتی تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ تقریر کرنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ان کو سامنے بٹھالوں گا اور وہ آیتیں نکال نکال کر مجھے بتاتے چلے جائیں گے"۔ (الفضل 26 جولائی 1944ء)

حضرت مولوی محمد حسین صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

"1913ء کے رمضان شریف کا واقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے معتکفین کو (بیت) اقصیٰ میں پیغام بھجوایا کہ آج معتکفین دعاؤں میں خوب زور لگائیں۔ اس وقت محترم حافظ صاحب بھی اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے معتکفین سے فرمایا پچھلے سال سفر کے باعث میں آٹھ پارے قرآن شریف نہیں سنا سکا تھا اگر آپ لوگ متفق ہوں تو میں سنانے کے لئے ابھی تیار ہوں۔ تمام نے ہاں میں جواب دیا۔ چنانچہ حافظ صاحب نے آٹھ رکعتوں میں آٹھ پارے قرآن سنایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے حضرت حافظ صاحب کو قرآن سے کتنی محبت تھی"۔

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب

محمد حفیظ صاحب بقاپوری آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن مجید کے عاشق تھے ایک لمبے عرصہ تک بیت اقصیٰ میں قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ جامعہ میں پرنسپل رہے۔ جامعہ کی بلڈنگ بیت نور کے قریب مغرب میں تھی اور آپ کا مکان اندرون شہر تھا۔ میں نے بار ہا دیکھا کہ جامعہ کھلنے کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ اپنا مخصوص لباس زیب تن فرماتے۔ ایک مضبوط اور خوبصورت درمیانہ سائز کا عصا ہاتھ میں لئے بڑے وقار سے گھر سے نکلتے، ایک ہاتھ میں باریک ٹائپ کا قرآن کھولے، تلاوت کرتے یا آیت کریمہ کے معانی پر غور و فکر فرماتے جا رہے ہیں"۔ (رفقاء احمد جلد 5 صفحہ 34)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے لئے روح ایسی غیرت محسوس کرتی ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی منکوحہ بیوی کی طرف دوسرے آدمی کو دیکھ کر بھڑک اٹھتا ہے اس طرح سے میری یہ حالت ہو جاتی ہے اگر قرآن کریم کے سامنے کوئی اور دوسری کتاب پڑھتا ہو تو مجھے ایسا ہی جوش آتا ہے کہ کیوں یہ اس کتاب کو دیکھ رہا ہے کیا کلام اللہ سے بڑھ کر اس کو راحت رساں اور دلچسپ پاتا ہے"۔ (الحکم 19 مئی 1899ء صفحہ 5)

پھر فرمایا:۔

"قرآن کریم کو پڑھ کر میری روح میں ایک ایسی لذت پیدا ہوتی ہے اور اس کی عظمت کا ایسا خیال گزرتا ہے کہ دنیا بھر میں عورت، مرد، بچے، بوڑھے سب مل کر خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت اور ترانے گائیں اور شکر کے سجدے کریں۔ جس نے ایسی کامل اور تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والی راحتوں اور سکون کی کلید کتاب دی"۔ (الحکم 19 مئی 1899ء صفحہ 5)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد اسلم ایاز صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ شاہدہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب مقیم لندن کا تقریباً ایک ماہ قبل لندن میں Chest کا آپریشن ہوا تھا۔ مگر پوری طرح متاثرہ مواد صاف نہیں ہوسکا۔ دوبارہ 15 جون 2007ء کو آپریشن متوقع ہے بہت تشویش ہے احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آئندہ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود صاحب چیمہ محاسب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بھانجی عزیزہ ثمرہ افضال واہلہ بعمر 7 سال 6 ماہ واقفہ نو مقیم کیلگری کینیڈا کو پیدائشی طور پر دل کی تکلیف تھی اور 5 ہفتے کی عمر میں اس کی اوپن ہارٹ سرجری ہوئی تھی اور آپریشن کے ذریعہ دل میں ایک مصنوعی نالی لگائی گئی تھی اس حصہ کی تسلی بخش نشوونما نہیں ہو رہی تھی اسلئے اب دوبارہ آپریشن مورخہ 6 جون 2007ء کو ایڈمنٹن ہسپتال کینیڈا میں بفضل اللہ تعالیٰ کامیابی سے ہو گیا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم جو شافی مطلق ہے اپنے خاص فضل و کرم سے بچی کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمود احمد صاحب طاہر ابن بشیر احمد اختر صاحب فیکٹری ایریا سلام تحریر کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ محترمہ فرحت مجید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب کی 7 جون 2007ء کو لاہور میں اینجیو پلاسٹی ہوئی ہے بفضل اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے محترمہ ہمشیرہ صاحبہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

گمشدہ طلائی کانٹے

ایک خاتون کے دو عدد طلائی کانٹے راستے میں کہیں گر گئے ہیں اگر کسی کو ملے ہوں تو براہ کرم دفتر صدر عمومی پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تبدیلی خون کا پہلا واقعہ

12 جون 1667ء طب کی تاریخ میں اس اعتبار سے ایک اہم تاریخ ہے کہ اس دن دنیا میں پہلی مرتبہ کسی انسان کے جسم میں بیرونی خون داخل کیا گیا تھا۔

یہ کارنامہ فرانس کے بادشاہ لوئی چہار دہم کے معالج جین بیپٹائز ڈینیز نے انجام دیا تھا ڈینیز شاہی معالج ہونے کے ساتھ ساتھ مونٹ پیلیئر یونیورسٹی میں فلسفہ اور ریاضی کا پروفیسر بھی تھا۔

مریض ایک پندرہ سالہ لڑکا تھا۔ جو شدید بخار میں مبتلا تھا اور جس کے خون کی گرمی کم کرنے کے لئے اس کے جسم سے بیس مرتبہ خون نکالا جا چکا تھا۔ خون کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے Denys نے اس لڑکے کے جسم میں بیرونی خون داخل کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے جسم میں ایک بھیڑ کے بچے کا 9 اونس خون داخل کر دیا۔ یہ تجربہ کامیاب رہا اور وہ لڑکا صحت یاب ہو گیا۔

تاہم Denys کے دوسرے مریض اتنے خوش نصیب ثابت نہیں ہوئے اور اس کے ایک مریض کی ہلاکت کے بعد فرانس میں خون کی منتقلی کے اس عمل پر پابندی لگا دی گئی۔

انسانی جسم میں انسانی خون کی منتقلی کا پہلا تجربہ ستمبر 1818ء میں لندن کے ایک 28 سالہ ڈاکٹر تھامس بلنڈل (Thomas Blundell) نے Guy,s hospital میں انجام دیا۔ اس نے مختلف لوگوں کے جسم سے 12-14 اونس خون اپنی ہی ایجاد کردہ ایک سرنج کے ذریعہ ایک مریض کے جسم میں داخل کیا۔ لیکن اس کا مریض حالت جانکنی میں مبتلا تھا چنانچہ اس کا یہ تجربہ کامیاب نہ ہوسکا۔

دس برس بعد اس نے خون کی منتقلی کا ایک کامیاب تجربہ کیا۔ تاہم 1960ء سے پہلے کامیابی اتفاق ہی کی مرہون منت ہوتی تھی۔

1900ء میں ویانا کے Karal landsteimer میں خون کے گروپ دریافت کئے گئے اور 1907ء میں ناروے کے سائنسدان Jansky نے خون کی مختلف گروپس کی کلاسیفیکیشن کی اور اگلے برس سے نیو یارک کے ڈاکٹر Reuben ottenburg نے Transfusion سے پہلے اسے ضروری قرار دیا۔

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ
3۔ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

طارق ورک اینڈ کو ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

اللہ کا فضل، امام کی دعا، ڈاکٹر کی دوا - یہی تین نکات ہیں ضامن شفاء ☆ تشخیص، علاج، ادویات - اعلیٰ معیار اور دعا کے ساتھ

روزمرہ استعمال کی ادویات
قبض GHP-28/p.m.t
قبض سے مراد حاجت کا بالکل نہ ہونا یا مطلوبہ مقدار سے کم آنا ہوتا ہے۔ یہ گولیاں جگر و معدہ کی اصلاح کر کے شدید قسم کی قبض، گیس و تیزابیت کو دُور کرتی ہے۔
معاون دوا۔ AHS-28

ایمرجنسی ٹانک۔ GHP-55/GH
دل کی جملہ تکالیف کے علاوہ ہائی بلڈ پریشر، لو بلڈ پریشر گھبراہٹ، تشنج، مرگی، ڈپریشن، دمہ، گیس، صدمہ یا غم کے بداثرات دُور کرنے کیلئے ہر وقت گھر پر رکھنے کی زوداثر اور ضروری دوا ہے۔ (معاون دوا۔ AHS-55-2)

اُلٹی متلی۔ GHP-270/GH
معدے، گردوں و پتے کی خرابی، بدبو، خوف، اعصابی دباؤ، کھانسی، سفر یا حمل کے دوران ہر قسم کی متلی، قے کیلئے مفید دوا ہے۔ (معاون دوا۔ AHS-70-2)

جوڑوں پٹھوں کا درد۔ GHP-303/GH
پٹھوں، جوڑوں، گھٹنوں کا درد، لمبا گو یعنی کمر درد، لنگڑی کا درد (عرق النساء) گردن کے پٹھوں کا کھچاؤ، پٹھوں اور جوڑوں کے ملحقہ رگ و ریشوں، بندھن، ڈوریوں نسوں اور جھلیوں وغیرہ کی سوزش، ایڑی یا ڈچی کی ہڈی کا درد، ریڑھ کے مہروں کا درد اور سوزش کا مؤثر علاج ہے۔ شدید سوزش میں GHP344/GH ملا کر استعمال کریں۔ (معاون دوا۔ AHS-3-1)

امراض معدہ۔ GHP-319/GH
معدہ کی تیزابیت میں کمی یا زیادتی، معدہ اور چھوٹی آنت کی سوزش، متلی، قے، نفخ (اپھارہ) پیدا ہونا، معدے میں درد، پیٹ میں گیس کی کیفیت اور درد سینے میں جلن بار بار ڈکاریں آنا، بھوک نہ لگنا، بدہضمی دُور کرنے کی مؤثر دوا ہے۔ (معاون دوا۔ AHS-19-3)

اسہال پیچش۔ GHP-324/GH
دست، پیچش، بڑی آنت کی سوزش سے درد، معدے اور آنتوں کی سوزش، درد، مروڑ، آنتوں میں گیس اور بدہضمی کو ختم کرنے کیلئے مؤثر ترین دوا ہے۔
(معاون دوا۔ AHS-24-2 AHS-24-4)

امراض کان۔ GHP-336/GH
کان میں درد، پیپ، خون، پانی رستا، پردے میں سوراخ کان بند ہو جانا، چوٹ یا بڑھاپے سے بہرا پن، آوازیں شور، سیٹیاں بجنا یعنی کان کے امراض کی ایک مکمل دوا ہے۔ (معاون دوا۔ AHS-36)

بخار۔ زکام۔ GHP-351/GH
وائرس یا جراثیمی انفیکشن سے بخار، نزلہ، زکام، آنتوں کی سوزش، موسمی بخار ملیریا یا زخموں اور پھوڑوں کی وجہ سے بخار اور بدن ٹوٹنے کی بہترین دوا ہے۔
(معاون دوا۔ AHS-51-1)

نزلہ فلو چھینکیں۔ GHP-354/GH
زکام، نیا یا پرانا نزلہ، انفلوئنزا، چھینکیں، جسم کا درد کرنا، ٹوٹنا یعنی ہر قسم کے نزلہ زکام کی ایک مجرّب دوا ہے۔
(معاون دوا۔ AHS-54-1)

ان سب کی رعایتی قیمت
150/ =120ml 50/ =25mL

کھانسی (ہر قسم کی)۔ GHP-357/GH
نزلہ زکام کے نتیجے میں کھانسی، حلق اور نرخرے کی سوزش سانس کی نالیوں کی سوزش و تشنج سے پیدا ہونے والی ہر قسم کی دورے والی کالی کھانسی، تشنجی، خشک و بلغمی کھانسی کی مفید ترین دوا ہے۔ (معاون دوا۔ AHS-57-1-1)

پیٹ درد۔ قبض۔ GHP-370/GH
پیٹ درد، مروڑ، قبض، گیس گردوں، پتے، ماہواری کا تشنجی درد، پٹھوں کا کھچاؤ، اینٹھن، درد، اپنڈیکس کا درد الغرض پیٹ کے ہر قسم کے درد کیلئے مفید مؤثر دوا ہے۔
(معاون دوا۔ AHS-70-1)

سر درد۔ GHP-372/GH
سر درد پُرانا ہو یا ابتدائی، آدھے سر کا درد ہو یا سارے سر میں درد ہو۔ گردن یا پٹھوں کا اعصابی درد الغرض ہر قسم کے سر درد کیلئے مفید ترین دوا ہے۔
(معاون دوا۔ AHS-72)

اس کے علاوہ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات مدر ٹنکچرز، پنچی بوٹی، کاکیشیا سپیشل، ٹنی بر سپیشل اور آپ کی ضرورت کے مطابق جملہ ہومیو پیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے تجربہ کار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں
نئے سال کا کیلنڈر اور کتابچہ "صحت اور علاج" مفت حاصل کریں
"تعطیل بروز جمعۃ المبارک"

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460 فیکس: 047-6212217

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی
فون: 047-6211399-6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ
فون: 047-6212399-6005622

اعلان داخلہ

❁ نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنسز (FAST) لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی بی اے (ii) بی ایس (کمپیوٹر سائنس، ٹیلی کام انجینئرنگ، کمپیوٹر انجینئرنگ) (iii) ایم بی اے (iv) ایم ایس (کمپیوٹر سائنس، میتھ میٹیکل سائنسز، ٹیلی کام انجینئرنگ)، (S/W) پراجیکٹ مینجمنٹ (v) پی ایچ ڈی (کمپیوٹر سائنس، میتھ میٹیکل سائنسز)

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 2007ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 042-111-128-128 یا ویب سائٹ www.nu.edu.pk ملاحظہ کریں۔

❁ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم بی اے (ii) بی ایس سی (اپلائیڈ مینجمنٹ) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 جون 2007ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ یکم جولائی 2007ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم یونیورسٹی کی درج ذیل ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

http://www.gcumsd.edu.pk/html/msd downloads.htm

مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 3 جون 2007ء یا فون نمبر 042-9213351 پر رابطہ کریں۔

❁ FC کالج لاہور نے MBA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 جون 2007ء ہے۔ جبکہ داخلہ ٹیسٹ 23 جون 2007ء کو دس بجے (Room-p-10) میں ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 042-9231581-8 پر رابطہ کریں۔

❁ پاکستان نیوی میں بطور کیڈٹ شامل ہو کر الیکٹرونکس مکینیکل انجینئرنگ بزنس ایڈمنسٹریشن، بی ایس (ایم آئی ایس) بی ایس (سی ایس) میں بیچلرز ڈگری کے ساتھ کمیشن حاصل کیجئے۔ ان پروگرامز میں داخلہ کیلئے قریبی پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ سنٹر سے 28 جون 2007ء تک رجسٹریشن کروائی جاسکتی ہے۔ تحریری ٹیسٹ مورخہ یکم جولائی 2007ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔ www.paknavy.gov.pk

❁ لاہور سکول آف اکنامکس لاہور نے ایم بی اے with میجران فنانس اینڈ بینکنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 جون 2007ء ہے مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ

www.lahoreschoolofeconomics.edu.pk

یا فون نمبر 042-6560939 ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا باا عتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 047-6214228 رہائش: 6215751

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈی ایٹر ہاوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں 0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

ربوہ میں طلوع وغروب 12 جون
طلوع فجر 3:30
طلوع آفتاب 4:59
زوال آفتاب 12:08
غروب آفتاب 7:17

البشیر ز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم 047-6214510 ربوہ چوکی فون 049-4423173

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ڈبل ڈیزائن، کویشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

گریس ایلومینیم
ہر قسم کی کھڑکیاں، دروازے، شاپ فرنٹ اینڈ بلائنڈز پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
فون: 042-5153706
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
موبائل 0321-4469866-0300-9477683

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

CPL-29FD

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف =/13900-75 ٹن سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج، واشنگ مشین، اے سی اور مائیکرو ویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

خوشخبری
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi,Orient&Super Asia
عثمان الیکٹرونکس
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

سپیشل شادی پیکج صرف 42,000 میں حاصل کریں
پاکستان الیکٹرونکس
گرمی کا توڑ سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
علاوہ ازیں فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V، پلازمہ T.V، LCd مائیکرو ویو اوون، گیزر، الیکٹرک واٹر کولر نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔ A/C سروس کروائیں۔ صرف -/200 روپے میں اور بجلی کا بل 20% بچائیں
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل مینیجر PEL)
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور